Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۲، رجب ۱۴۱۰ھ، ۳۰، صلح ۱۳۶۹ ہش، ۳۰، جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۶

وقفِ جدید کا خاص پہلو

"اس تحریک (وقفِ جدید) کے بعض خاص ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت کو پیش نظر رکھتے رہنا چاہیئے۔ یہ تحریک غیر معمولی چندے طلب نہیں کرتی، لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی حسبِ توفیق بشاشت کے ساتھ خوشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور خدا کی راہ میں پیش کریں۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہُ اللہ۔ الفضل ۱۱، جنوری ۱۹۹۰ء ص۳)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرضِ اصلاح آتے ہیں تو اُن کی کل دُنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی اُن کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں لیکن یہ خطرناک دشمن بھی اُن کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ مُلک کا مُلک اُن کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں۔ ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرلیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ و کرامت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۶)

"نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ مَیں دکھیاروں کا دُکھ اٹھاتا ہوں مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ مَیں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کرکے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالےٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۷)

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کی بیٹی محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ کے پتّہ کا اپریشن ۳۱، جنوری کو دوبارہ ہو رہا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

○ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالوحید صاحب جرمنی میں سخت بیمار ہیں۔ قارئین ان کی شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن ڈاکٹر لعل دین صاحب ساکن ڈھیپئی ضلع سیالکوٹ کا مورخہ ۱۲، جنوری ۹۰ء کو موٹر سائیکل کا کار کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ آج کل بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

افضالِ الٰہی کی اقسام

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں، جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سُکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہیں کرتا۔ تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے، جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاقِ فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دُکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سُکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے جو کہ انسان کو حاصل ہوتا لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو اکٹھا ہونے سے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں، اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ دونوں نہ ملیں، اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں، اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا کہ اسے مامائیں، خدمت گار اور سونے، کھانے پینے، نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو، ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔"

(خطبات نور جلد دوم ص۱۴۳-۱۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰ صلح ۱۳۶۹ ہش ۳۰ جنوری ۱۹۹۰ء

خدا کی صفات کے جلوے

ایک نہیں دو نہیں ، سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں بھی نہیں ، اس سے بھی بہت زیادہ انسانوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا اور اس کی ہستی کے مختلف پہلوؤں ۔ مختلف صفات ۔ سے لذت اندوز ہوئے ۔ ان کی گواہی کہ خدا ہے ، اور پھر اس کی صفات کا ذکر ۔ ایک مثبت گواہی اور مثبت بیان ہے ، مثبت گواہی کے لئے تجربہ کا ہونا ضروری ہے ۔ منفی گواہی کے لئے کسی تجربے کی ضرورت نہیں ۔ اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں چیز موجود نہیں ہے تو وہ صرف یہ دلیل دے سکتا ہے کہ میں نے تلاش کر کے دیکھا ہے مجھے تو وہ چیز ملی نہیں ۔ لیکن ایک اور شخص اپنی تلاش میں کامیاب ہو جائے اور کہے کہ میں نے تو وہ چیز دیکھی ہے ، تو معتبر وہ ہوگا جس کا جواب اثبات میں ہے اور غیر معتبر وہ جو نفی کی بات کرتا ہے ۔

اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق بار بار یہ بیان فرمایا کہ رستہ اس سے پوچھا جاتا ہے جو رستہ جانتا ہو ۔ جو رستہ جانتا ہی نہیں اس سے پوچھنے کا کیا فائدہ ۔ خدا تعالیٰ کے متعلق علم حاصل کرنے کیلئے کسی دہریہ سے پوچھا جائے تو اس کا فائدہ؟ یہ علم اس سے حاصل کرنا چاہیئے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے متعلق جانتا ہے ۔ اسکی ذات کے متعلق بھی اور اسکی صفات کے متعلق بھی ۔ اور جب وہ شخص خدا تعالیٰ کی ذات کا پتہ دے تو پھر اسکی صفات کی طرف توجہ دے ۔ اپنے حاصل کردہ علم کو یقین میں بدلا جا سکتا ہے ۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اس بات کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق اپنے علم کو یقین میں بدلیں اور اس سے حظ اُٹھائیں ۔ اور مستفیض بھی ہوں ۔

جہاں تک مستفیض ہونے کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی درج ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیے ۔ حضور فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ کی ذات میں بے نظیر صفات ہیں جو لوگ اسکی راہ پر چلتے ہیں اُنہیں کو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اس سے مزہ پاتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ سے رشتہ میں اسقدر شیرینی اور لذّت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا ۔ خدا تعالیٰ سے جُلد کوئی شخص خبرگیراں نہیں ہوسکتا پھر جس کا متولّی خدا ہو جاتا ہے اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں ۔ ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیادار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی اور اس کا متولّی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے ۔"

جس کو خدا نہیں ملا اسکی تلاش کے متعلق تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ ناکام ہوگئی ہے ۔ لیکن جسے خدا مل گیا ہے اور جس نے ہر وہ لذّت اس سے پائی ہے جس کا بیان اوپر دیا گیا ہے ۔ اور ہر نفع اور فائدہ حاصل کیا ہے ۔ اور مشکلات کا حل پایا ہے اس کی تلاش کی کامیابی کے متعلق کیسے شُبہ کیا جا سکتا ہے ۔ خدا کی ذات اور اس کی صفات خود بخود اپنے آپ کو منوا لیتی ہے ۔

ذات و صِفات اس کی نمایاں ہیں ہر طرف
تُو اپنے قلب و رُوح کی آنکھوں کو وا تو کر
نیکی کرے تو اس کی رضا جان کر کرے
اور ہر بدی سے اس کے غضب کی بناء پہ ڈر

ــــ ابوالاقبال

مشتاق نگاہوں کو جلا دیتی ہے منزل
ہر رہ کو تری راہ بنا دیتی ہے منزل

منزل پہ پہنچنے کا تصوّر ہی غلط ہے
منزل سے پرے کا بھی پتہ دیتی ہے منزل

رُوحیں تو بصد شوق رواں رہتی ہیں لیکن
جسموں کو بہت جلد تھکا دیتی ہے منزل

رستے میں کوئی شخص بھی ہوسکتا ہے آگے
نا اہل کو تو دُور ہٹا دیتی ہے منزل

جس تیر سے وہ روک رہے ہیں مری راہیں
اُس تیر کا خود مجھ کو پتہ دیتی ہے منزل

سہلانے سے بہتر ہے کہ مُنہ ان کے کھُلے ہوں
ہر زخم میں خوشبو سی بسا دیتی ہے منزل

ہر شخص کو دیتی ہے تشخّص کا بھی اعزاز
پردہ من و تو کا بھی اُٹھا دیتی ہے منزل

آہستہ روی ہو کہ بہت تیز ہو رفتار
منزل پہ پہنچنے پہ مزہ دیتی ہے منزل

اے ہمسفرو دل میں جو جذبہ ہو سفر کا
ہر گام پہ جذبے کو بڑھا دیتی ہے منزل

آؤ تو نسیم آج سُنیں دُور کی آواز
مجھ ایسے کو شائد کہ صدا دیتی ہے منزل

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

ایران میں مذہبی اقتدار

گزشتہ روز تہران (جو ایران کا دارالخلافہ ہے) اور صوبائی شہروں میں آیت اللہ علی خامنائی کے حق میں متعدد مظاہرے کئے گئے آیت اللہ علی خامنائی کو ایران کا مذہبی رہنما مقرر کیا گیا تھا لیکن حکومت سے تعلق رکھنے والے بعض مذہبی رہنماؤں نے اس بات پر اعتراض کیا ہے وہ کہتے ہیں وہ اس عہدے کی اہلیت سے محروم ہیں زیادہ تر حکومت کے کارکن ہی مظاہروں میں شامل ہوئے اور وہاں ڈھکے چھپے طریق پر آیت اللہ حسین المنتظری کے خلاف باتیں سننے میں آئیں۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں آیت اللہ خمینی کے بعد مذہبی رہنما کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ دراصل یہی اس عہدے کے قابل ہیں۔ آیت اللہ خامنائی کے مقابلے کے لئے انہیں ایک مضبوط شخصیت سمجھا جاتا ہے۔

قم شہر میں جہاں آیت اللہ المنتظری رہائش پذیر ہیں۔ جو ریلی منعقد کی گئی اس میں آیت اللہ خامنائی نے بھی تقریر کی اور انہوں نے قم کو اسلام کا اور اسلامی انقلاب کا مرکز قرار دیا۔ دیگر مقررین نے ان لوگوں کو انقلاب کا دشمن کہا جو اس فیصلے سے اختلاف رکھتے ہیں اور یہ بات بھی بیان کی گئی کہ ایران میں اسلامی ریاست کی بنیاد "ولایت فقہ" پر رکھی گئی ہے۔

ایران کے ٹیلیویژن نے قم میں ہونے والی ریلی کو دکھایا۔ یہاں یہ نعرے لگ رہے تھے کہ خامنائی رہنما ہیں۔ ہم اپنے رہنما کے لئے جانیں قربان کر سکتے ہیں۔ ہم نبی کی امت ہیں۔ انقلاب مخالف لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا جائے۔ آیت اللہ خامنائی نے کہا ہے کہ وہ حکومت کے افسروں کو اعتراض کا نشانہ نہیں بننے دیں گے کیونکہ ایسا کرنا گناہ کے مترادف ہے۔ جہاں تک انتظامیہ عدلیہ اور مقننہ کی کامیابی کا سوال ہے۔ ان باتوں کی حمایت پر وہ سب کے سب آمادہ ہیں۔ کوئی ایسی بات یا فعل جو ان کے کام پر برا اثر ڈالنے والی ہو یا ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے والی ہو جو ان کے خلاف ہیں۔ وہ مذہباً حرام ہے اور غداری سے تعبیر کی جا سکتی ہے۔ آیت اللہ منتظری جو لوگوں کے حملوں کا مرکز ہیں انہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ خاص طور پر اس وقت سے جب گزشتہ دنوں تہران میں آیت اللہ مہدوی تانی جو ایک سابق وزیر اعظم ہیں، نے بیان دیا تھا۔ ان کے ساتھ آٹھ اور اہم مذہبی رہنما بھی تھے۔ بیان یہ تھا کہ آیت اللہ خامنائی نہیں بلکہ میں سب سے زیادہ قابل ہوں اور مذہبی رہنمائی کا حق دار ہوں ان کے ساتھیوں نے حکومت کے خلاف قم میں مظاہرے کئے ہیں۔ قم، اصفہان اور نجف آباد میں جو ان کا آبائی گاؤں ہے اور اصفہان کے قریب ہے مظاہرے کئے ہیں۔ جھگڑے کی اصل بنیاد یہ ہے کہ آیت اللہ خامنائی کو سیاسی ارتقاء دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ایک خاصے چھوٹے مذہبی رہنما ہیں اور ان کا انتخاب ملک کے دستور کی روح کے خلاف ہے یہ اختلافات اس لئے بھی زیادہ گہرے ہو گئے ہیں کہ اس وقت ملک کی معاشی حالت بہت حد تک گر چکی ہے۔

برطانوی سکولوں میں دوپٹہ

قاعدے اور قانون تو بنتے رہتے ہیں اور بدلتے رہتے ہیں لیکن جب ایک دفعہ کوئی قاعدہ بن جائے تو اسے بدلوانے کیلئے خاصی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ کسی مقام پر اس قاعدے کی افادیت سے انکار کر دیا جائے یا اس قاعدے میں ترمیم کی ضرورت کو ثابت کر دیا جائے تو قاعدہ بہر حال بدلنا پڑتا ہے۔ بعض علاقوں میں سکول کی بچیوں کو سر پر دوپٹہ لینے کی اجازت نہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ ان کے قواعد میں دوپٹے کا ذکر ہی نہیں ہے۔ یعنی یہ نہیں لکھا ہوا کہ بچیاں سر پر دوپٹہ نہ لیں۔ لیکن چونکہ دوپٹے کا ذکر نہیں ہے اسلئے وہ ادارے سمجھتے یہی ہیں کہ دوپٹے کی اجازت نہیں ہے۔ اب یہ معاملہ انگلستان کے ایک سکول میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یہ سکول ہے۔ آلٹرنچم گرامر سکول فار گرلز یعنی آلٹرنچم میں طالبات کا گرامر سکول۔ اور یہ مقام ہے چیشر کا۔ یہاں پر کہتے ہیں کہ آج تک پانچ بہنیں داخل ہوئی ہیں جو علوی ہیں۔ تین تو شاید اپنے کورس مکمل کر کے جا چکی ہیں۔ اب جو دو سکول میں داخل ہیں ان کا نام ہے فاطمہ علوی اور عائشہ علوی۔ ایک کی عمر ۱۵ سال دوسری کی ۱۴ اور ان کی تعلیمی ادارے کی پرنسپل کا نام ڈورس ڈیلڈس DORIS DELIDES ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہماری یونیفام میں دوپٹہ شامل ہی نہیں ہے۔ جب بچیاں سکول میں داخل ہوں تو ان کا لباس ان کی یونیفام ہی ہونا چاہیئے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہم صرف دوپٹہ لینے پر تو اعتراض نہیں کرتے۔ ہم تو اگر کوئی بچی اپنے سر کے بال استرے سے منڈوا کر آئے۔ تو اس پر بھی اعتراض کریں گے اور اعتراض ہم دوپٹے پر اس لئے کرتے ہیں کہ یہ صحت اور تندرستی کی راہ میں حائل ہے۔ اس وقت اس سکول میں ۲۷ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۱۸ مسلم طالبات ہیں اور ان دو کے علاوہ کسی اور نے اس بات کا مطالبہ نہیں کیا کہ سر پر دوپٹہ اوڑھنے کی اجازت دی جائے اور ہم اپنی یونیفارم کو اتنی آسانی سے کیسے بدل سکتے ہیں اس سے پہلے ایک کمیٹی نے سکول کے لئے رہنما اصول بنائے تھے۔ اور یہ رہنما اصول برطانیہ کی مسلم کوآرڈینیٹنگ کونسل یعنی رابطے کی کمیٹی نے تیار کئے تھے۔ اس میں یہ بات درج تھی کہ لڑکیوں کو شلوار پہننے کی اجازت دی جائے۔ وہ اجازت ہم نے دے دی ہے۔ لیکن اس رابطہ کمیٹی نے اپنے رہنما اصولوں میں دوپٹے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ برطانیہ کی اسلامک پارٹی کے جنرل سکرٹری صاحب مستقیم بلھری نے کہا ہے کہ اگر ان دو بچیوں کے والدین نے اصرار کیا کہ ان کی بچیوں کو اجازت ملنی چاہیئے تو وہ انکے اس مطالبے کی حمایت بھی کریں گے اور اس معاملے کو آگے بھی بڑھائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بچیوں کو ان کے مذہب کے مطابق سر پر دوپٹہ لینے سے روکنا ماضی کی بات تو ہو سکتی ہے آج کی نہیں۔ قرآن مجید میں یہ حکم موجود ہے کہ خواتین اپنے سر پر دوپٹہ لیں (انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ منہ ننگا رکھ سکتی ہیں مکمل چہرہ) ۔ سر پر دوپٹہ لیں۔ جب وہ غیر محرم مردوں کے سامنے ہوں۔

۲۳ جنوری کو سکول کی انتظامیہ اس بات کا فیصلہ کرے گی اور ہم اس بات کا انتظار کریں گے کہ فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بالکل بے معنی بات ہے کہ دوپٹے سے کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے جہاں تک کچن کے سٹاف کا تعلق ہے وہ تو اپنے سر ڈھانپتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

فرانس میں وزیر تعلیم نے حال ہی میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر مذہب کسی ایسی بات کا حکم دیتا ہے۔ تو ہمیں اسے برداشت کرنے کی قوت پیدا کرنی چاہیئے۔ وہاں بھی سر ڈھانپنے کا مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا۔ اور تین طالبات نے اس سلسلے میں احتجاج کیا تھا۔ جن کے احتجاج کی بنا پر وزیر تعلیم نے یہ بیان دیا کہ ہر ایسی مذہبی بات کو برداشت کیا جانا چاہیئے یعنی مطالبہ کرنے والوں کو یہ حق دیا جانا چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں۔

تحقیق کی اہمیت

گزشتہ ایام میں پاکستان سوسائٹی آف ڈویلپمنٹ اکانومسٹس نے ایک سہ روزہ سیمینار منعقد کیا۔ یہ ان کی سالانہ تقریب تھی مسٹر اے جی این قاضی جو منصوبہ بندی کمشن کے ڈپٹی چیئرمین ہیں نے گزشتہ منگل کے روز تحقیق کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ تعلیم کے میدان میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ تحقیق کر کے بہتر سے بہتر طریق کار اختیار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جو تحقیق کر رہی ہے سے یقیناً ملک کی ترقی میں مدد ملے گی۔ مسٹر قاضی نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ تعلیم کو آگے بڑھائیں اور ایسے طریق سوچیں جن سے ترقی کے امکانات پیدا ہوں۔ انہوں نے پروفیسر رچرڈ ایچ۔ سیبٹ جو انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ واشنگٹن کے ساتھ کام کرتے ہیں کے مقالے کی تعریف کی۔ یہ مقالہ تحقیقی تھا اور اس سے پہلے ایک سیشن میں پڑھا گیا تھا۔ مسٹر قاضی نے کہا کہ یہ نہائت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تحقیق کو ہم پاکستان میں اپنی ترقی کے لئے استعمال کریں۔ خاص طور پر تعلیمی پالیسیوں میں اس مقالے کے مندرجات ہمارے لئے خاصی دلچسپی اور افادیت کا باعث بن سکتے ہیں اس موقع پر پروفیسر سید نواب حیدر نقوی جو پاکستان سوسائٹی آف ڈویلپمنٹ اکانومسٹس کے صدر ہیں، نے اس بات پر زور دیا کہ تحقیق کو ہمیشہ آگے بڑھاتے رہنا چاہیئے انہوں نے خاص طور پر تعلیم نسواں کا ذکر کیا۔

پروفیسر سیبٹ کے لیکچر نے اپنے مقالے میں پاکستان میں تعلیم کو کئی جہات سے دیکھا اور خاص طور پر والدین کے سلسلے میں بچوں کی ذمہ داریوں کی وضاحت کی۔ پاکستان سوسائٹی آف ڈویلپمنٹ اکانومسٹس ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ن ۔ س

کتاب : ”اُفق بولتا ہے“

مصنف : ڈاکٹر چوہدری عبدالرشید تبسمؔ

تبسم صاحب کی یہ کتاب جو ان کی انگریزی زبان میں شاعری پر مشتمل ہے ۔ برطانیہ میں شائع ہوئی ہے ۔ تبسم صاحب ایک لمبے عرصے سے اردو اور فارسی زبان میں شعر کہتے رہے تھے ۔ عمر کے آخری حصے میں آپ نے انگریزی زبان کی طرف توجہ دی جس کا نتیجہ ”افق بولتا ہے“ کی صورت میں ہمارے سامنے آیا ہے ۔ آپ نے امریکہ اور یوروپ میں خوب گھوم پھر کر دیکھا اور وہاں کی ادبی سوسائیٹیوں سے تعلق پیدا کیا اور ان سے داد بھی وصول کی ۔ آپ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر متعدد ممالک میں بھی متعارف تھے ۔ ایک مدیر ہونے کی حیثیت سے آپ نے نہ صرف کئی رسالوں کی ادارت کی بلکہ بعض رسالوں کے ایسے ضخیم الیشوع بھی مرتب کئے جن کے موضوع کا تعلق پاکستان کے علاوہ کوئی دوسرا ملک یا کسی دوسرے ملک کا کوئی شاعر تھا ۔

اس کتاب کے دیباچے میں جس پر کسی کا نام درج نہیں ہے لکھا ہے کہ عبدالرشید تبسم مشرق کے ایک عالمی شاعر کی حیثیت سے ایک نیا خیال لے کر ابھرے ہیں ۔ شروع شروع میں تو انہوں نے انقلابی شاعری کو ذریعہ بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ۱۹۶۵ء تک وہ ایسا کرتے رہے ۔ لیکن ۱۹۶۵ء میں ان میں ایک نمایاں تبدیلی آئی اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ منفی انقلاب جس میں توڑ پھوڑ اور خون خرابہ ہوتا ہے اس سے کام نہیں بن سکتا ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خیالات اور اپنی شاعری کا رخ مثبت انقلاب کی طرف پھیر دیا اور اسی خیال کو انگریزی نظم میں پیش کرتے ہوئے آپ نے موجودہ زیر تعارف کتاب شائع کی ۔

اس کتاب کی پہلی نظم میں آپ کہتے ہیں کہ ”ایک لمبے عرصے سے تاریکی نے انسان کی رہنمائی کا کام سنبھالا ہوا تھا ۔ اے برائیو تم نے اپنے آپ کو ایک لمبے عرصے تک سنوارے رکھا ۔ اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا ۔ لیکن اب ادھر دیکھو کہ دور افق پر منظر بدل رہا ہے ۔ دن طلوع ہو رہا ہے ۔ اور سورج کی پہلی کرن اسطرح سامنے آئی ہے کہ گویا ایک ہلاک کرنے والا نیزہ بن جائے گی ۔“

دوسری نظم میں وہ کہتے ہیں کہ رات کی انتہائی ظلمت سے مشرق میں ایک زبردست روشنی کا مظاہرہ ہوا ہے جو چمکدار بھی ہے اور آنکھوں کو چندھیا دینے والی بھی ۔ ایسا لگتا ہے کہ سورج نے اپنی تمام تر روشنی اسطرف پھیر دی ہے اور یہ روشنی اب ڈگمگاتی اور بھٹکتی ہوئی دنیا پر پڑ رہی ہے ۔ وہ سورج جس کی ایک لمبے عرصے سے انتظار کی جا رہی تھی اب ابھر کر سامنے آیا ہے ۔ کیا یہ ایک معجزہ ہے ۔ صرف ایک نظر دیکھ لینے کا ۔ ساقی کی آنکھوں سے اس کو دیکھنے سے لہجہ اور رنگ بدل گئے ہیں ۔“

اس طرح آپ ایک اور نظم میں کہتے ہیں کہ ہم نے کتنی ہی صدیاں اے انقلاب تیرا انتظار کیا ہے اب جب کہ تو رونما ہو گیا ہے ۔ تو اس دنیا میں انسان کے اعمال کا دفتر کھول کے دیکھا جا سکتا ہے تجزیہ تو کر لیکن متوازن تجزیہ ۔

جہاں تک دوبارہ جی اٹھنے کا سوال ہے یہ تو ہو کر رہے گا ۔ اسی طرح آخری دور میں انصاف بھی یقیناً ملے گا ۔ لیکن انسان کو اس کی زندگی میں کئے گئے اعمال کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیئے اور اسے انسانیت کا قاتل قرار دینے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیئے ۔ یہ اسی کی موجودگی میں ہوا ہے کہ اہرمن نے یزدان کے سامنے اپنے آپ کو کامیابیوں کے لئے مضبوط اور مستحکم بنا لیا ہے ۔“

جی تو یہ چاہتا ہے کہ آپ کی ساری نظموں کا اردو ترجمہ پیش کر دیا جائے لیکن تعارف اور کتاب کے پورے متن میں تو خاصا فرق ہونا چاہیئے اور اسی لئے یہاں صرف چند ایک اشعار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ۔

اس کتاب کی آخری نظم میں محترم ڈاکٹر تبسم صاحب کہتے ہیں ۔

آج شب ایک نیا انقلاب رونما ہونے والا ہے ۔ کل صبح تک ایک نئی دنیا وجود میں آجائے گی ۔ تقدیر کے فرمان ایک نئے طریق پر لکھے جائیں گے ۔ ایک بہت گہری تبدیلی سامنے آئے گی جو عالم کون و مکان کے انتظام میں مدد دے گی ۔ اس نئے دور میں ہر پرانی بات بدل جائے گی ۔ یہ زمین بھی ایک نئی زمین ہو گی اور آسمان بھی نئے آسمان ہوں گے جب اندرون خانہ کی حقیقتیں سامنے آئیں گی اور پردے اٹھا دیئے جائیں گے ۔ ہر وہ جھگڑا جو من و تو کا ہو گا اختتام پذیر ہو جائے گا ۔ خوبصورتی کھل کر سامنے آ جائے گی اور اس کے ارد گرد اس کے اپنے ہی ہمراہی ہوں گے اس کے چہرے پر کوئی نقاب نہیں ہو گا ۔ اور یہ اپنے حسن کو بھر پور طریق پر اپنے چاہنے والوں کی نگاہوں کے سامنے پیش کرے گی ۔ کل کے متعلق جتنے اس سے پہلے وعدے کئے جا چکے ہیں وہ سب پورے ہوں گے اور ایسا ہو گا کہ پھول خود عندلیب کے پاس جائے گا اور اسے اپنی وفا کا یقین دلائے گا ۔ قیس اور لیلیٰ کی وفاداریاں ایک دوسرے کے سامنے آجائیں گی ۔“

یہ نظم آپ نے یوں ختم کی ہے کہ ”شعلہ اٹھے گا اور وہ ہر طرف پھیل جائے گا تاکہ تمام دنیاؤں کو وہ اپنے آغوش میں لے لے ۔ اگرچہ یہ بات بھی درست ہے کہ ابھی اور اس وقت آپ کی آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتیں لیکن جہاں تک میری تصوراتی دنیا کا تعلق ہے ۔ میں اس کی تصویر بنا سکتا ہوں ۔ ایک مکمل تصویر جو انتہائی تبدیلیوں کی غماز ہو گی ۔ وہ تبدیلیاں جو اب بھی جاری ہیں ۔“ جیسا کہ ہم نے آغاز پہ کہا ہے یہ کتاب انگلستان میں شائع ہوئی ہے ۔ شائع کرنے والے ہیں آرتھر ۔ ایچ سٹاک ویل لمیٹڈ ۔ ارمز کورٹ ۔ اور اس کی قیمت ہے ۲٫۹۴ پاؤنڈ ۔ پاکستان میں کہیں سے مل سکتی ہے یا نہیں یہ ہم نہیں کہہ سکتے ۔ ہمیں تو محترم تبسم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۸۴ء کو محبت کے تحفے کے طور پر دی تھی ۔ آج ڈاکٹر تبسم ہم میں موجود نہیں ہیں ۔ ان کی اس کتاب کے تعارف کو ان کے لئے اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا قرب عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا رہے ۔ اور جن خیالات کا آپ نے انسانی بہبود کے لئے اظہار کیا تھا وہ ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں اور دنیا کے تمام انسان ان سے جس رنگ میں بھی ممکن ہو مستفید ہوتے رہیں ۔

لجنہ کا کالم

قربانی کی وہ مثالیں جو صحابیات نے قائم کیں ان کی نظیر آج تک کسی قوم کی عورتوں میں نہیں ملتی ۔ احد کی جنگ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر پھیل گئی ۔ اور جب کمزور اور بزدل لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ کر مدینے کی طرف آ رہے تھے ۔ مدینے کی عورتیں احد کے میدان کی طرف دیوانہ وار دوڑی جاتی تھیں اور بعض عورتیں تو میدان جنگ تک جا پہنچیں ایک عورت کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ میدانِ جنگ میں پہنچیں تو انہوں نے ایک ایک مسلمان سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کے متعلق پوچھا ایک شخص نے جواب دیا کہ تمہارا باپ مارا گیا ہے اس نے کہا میں تم سے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھتی ۔ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں ۔ بعض روائتوں میں آتا ہے کہ اس شخص نے اس کے باپ ۔ بھائی ۔ بیٹا اور خاوند چاروں کے مرنے کی اطلاع دے دی اور بعض روائتوں میں آتا ہے کہ اس نے اس کے تین رشتہ داروں یعنی باپ بھائی اور خاوند کے مرنے کی اطلاع دی لیکن ہر دفعہ اس عورت نے یہی کہا کہ میں تم سے رشتہ داروں کے متعلق نہیں پوچھتی میں تو یہ پوچھتی ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں اس کے بعد پھر وہ میدانِ جنگ کی طرف بھاگ پڑی اور وہ فقرہ جو وہ کہتی تھی اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی محبت تھی ۔ وہ احد کے میدان کی طرف دوڑی جاتی تھی ۔ اسے جو سپاہی ملتا اسے کہتی مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کیا ۔ یہ فقرہ خالص طور پر عورتوں کا فقرہ ہے ۔ کوئی مرد اپنے پاس سے یہ فقرہ نہیں بنا سکتا ۔ کیونکہ جب کسی عورت کا بچہ یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کہتی ہے ارے تم نے یہ کیا کیا ۔ تم ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ۔ پس یہ فقرہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کیا ایک زنانہ آواز ہے اور کوئی مؤرخ ایسا جھوٹا فقرہ نہیں بنا سکتا کیونکہ عورتوں کے سوا یہ فقرہ کسی اور کے منہ سے نہیں نکل سکتا وہ عورت یہ کہتی جاتی تھی کہ ہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کیا ۔ کہ آپ شہید ہو گئے اور ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اسے صحابی کے بتانے پر بھی تسلی نہ ہوئی اور

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

احمدی تاجر

ہمارے ہر دلعزیز مقبول اور دنیا بھر میں پڑھے جانے والے "اخبار الفضل" کے صفحۂ اشتہارات پر بالعموم "مینیجر الفضل" کی طرف سے اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوتا ہے۔

"ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں"

ہمارے تاجر حضرات کے سامنے قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ ہمارے تاجر حضرات کے سامنے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آئمہ جماعت کے ارشادات ہیں۔ ہمارے تاجر حضرات کے سامنے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ کے نہایت قابلِ رشک نمونے موجود ہیں جن کا تتبع اور پیروی ہی ہمارے لئے باعثِ نجات و سعادت ہے۔

تجارت میں دیانت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ بد دیانت تاجر چند لوگوں کو چند دنوں تک دھوکا دے کر چند ٹکوں کا فائدہ تو حاصل کر سکتا ہے مگر مستقل کامیابی اسی تاجر کو حاصل ہو سکتی ہے جو دیانت کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتا ہو جس کے متعلق اس کے گاہکوں اور دوسرے معاملہ کرنے والوں کو یہ پورا یقین اور وثوق ہو کہ یہ ہمارے ساتھ تو کسی قسم کی بے ایمانی نہیں کرے گا اور یہ کہ ہمیں اس سے معاملہ کر کے اپنے پیسوں کا صحیح سودا ملے گا اور یہ پریشانی نہیں ہوگی کہ ہم کو بے وقوف بنا کر لوٹ لیا گیا ہے۔

قادیان کے احمدی دکانداروں اور تاجر حضرات نے اپنی دیانت و راست گوئی سے بہت اچھا نمونہ پیش کیا تھا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی روحانی ترقی اور دنیوی ترقی یعنی دونوں جہاں کی کامیابی اور سرخروئی حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر میں یہ تاثر قائم کریں کہ احمدی تاجر سے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ بدمعاملگی کا اندیشہ بھی نہیں ہو سکتا۔

ہمارے بزرگ مربی مولینا شیخ عبدالقادر نے اپنی تصنیف "حیات نور" میں احمدی تاجر کی ایمانداری کا مندرجہ ذیل واقعہ ریکارڈ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دیانت و امانت کا کتنا گہرا اور اچھا اثر ہوتا ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کے حاضرین میں سے ایک صاحب لکھتے ہیں :-

پچھلے جلسہ سالانہ کے موقع پر چند باتیں میں نے وہاں ایسی دیکھیں جن کا نقش آج تک ویسا ہی گہرا پاتا ہوں۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم ولی محمد خان بھی (قادیان) میں رہ گیا ہے۔ چلتی دفعہ اس نے کہا تھا کہ وہاں کے ایک شیر فروش کا حساب وہ اب تک نہیں کر سکا۔ دو روپیہ کے قریب ہوگا۔ دریافت کر کے اسے رقم دی جائے۔ ہمیں نہ نام معلوم نہ کچھ پتہ آخر دارالامان کے رہنے والے ایک بھائی کی مدد سے ہم تلاش میں کامیاب ہوئے اس قابل رشک نوجوان کا نام میاں عبداللہ احمدی شیر فروش تھا۔ وہ ان دنوں بیمار تھے اور ہمیں ...... معلوم ہوا کہ عیال داری اور بیماری کی وجہ سے بیکاری کے باعث سخت ابتلاء میں ہیں۔ میرے عزیز بھائی نے انہیں تین روپے دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے بچے کا تخمینہ حساب ٹھیک نہ ہو آپ اپنا بقایا بتلا دیں یہ سن کر وہ نوجوان ہنسا اور کہنے لگا بے شک بچے کا تخمینہ غلط ہے کیونکہ مجھے صرف تیرہ آنے چاہئیں اور صرف یہی رقم اس نے بڑے اصرار سے لی اور ہمیں ایک نہایت قیمتی سبق دے کر علیحدہ ہوا۔

اسی رات کو عزیز ...... احمدی دکانداروں سے کچھ دودھ اور روٹی لینے بازار گیا۔ اتفاق سے اس کے پاس بھنے ہوئے پیسے (ریزگاری) نہ تھی۔ مطلوبہ اشیاء کے ساتھ وہ پیسے بھی واپس لائے اور ظاہر کیا کہ اتفاق سے دکانداروں کے پاس بھی اس وقت پیسے نہ تھے اور انہوں نے باوجود اصرار روپیہ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہماری نسبت آپ بہتر یاد رکھیں گے اور صبح ہم کو آسانی سے پہنچا سکیں گے۔ یہی دودھ والے نے کہا اور یہی روٹی والے نے۔ یہ جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا ......

صبح کو ہم سو کر اٹھے تو فیروز پور کے ایک بھائی نے کہا کہ یہ واسکٹ کی جیبیں بھی کچھ نہیں ہوتیں جو کچھ ان میں ہو نکل غائب یہ کہہ کر وہ کچھ سوچنے لگ گیا اور پھر دفعتاً باہر نکل گیا تھوڑی دیر کے بعد (اب مجھے یاد نہیں کہ چونی تھی یا اٹھنی تھی) ہاتھ میں لئے ہوئے ہنستا ہوا اندر داخل ہوا اور کہنے لگا۔ کل میری جیب میں ایک پیسہ تھا اور ایک چونی یا اٹھنی۔ میں نے کل وہاں سے ایک پیسہ کے ریوڑ (ریوڑیاں) لی تھیں مجھے خیال آیا شائد پیسہ کی بجائے میں اٹھنی دے بیٹھا ہوں۔ اب جو اس بھائی کے پاس گیا اور اسے کہا کہ جیب سے پیسہ بھی غائب ہے اور اٹھنی بھی اور کل فلاں وقت میں نے آپ سے پیسے کے ریوڑ لئے تھے۔ ممکن ہے مجھ سے غلطی ہو گئی ہو اور میں نے یہاں اٹھنی دی ہو اور پیسہ کہیں ویسے ہی گم گیا ہو اس پر اس پاکیزہ بستی کے پاک نفس دکاندار نے یہ رقم اٹھا کر مجھے دیتے ہوئے اسی معروف اور پیارے احمدی لہجہ میں جو خلق عظیم سے ظلی طور پر ان کے حصہ میں آیا ہے۔ کہا۔ پیارے بھائی! میرے بلاتے بلاتے اور پیسے گنتے گنتے آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے مجبوراً میں نے امانت کے طور پر انہیں رکھ لیا اور (اللہ کا شکر ہے) آپ نے مجھے آج اس بوجھ سے سبکدوش کیا"

(اخبار بدر ۱۶ ستمبر ۱۹۰۹ء)

امان اللہ امجد
ربوہ

سکونِ قلب کا حصول

چند دن ہوئے میں اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک نظریں اس خبر پر جم گئیں۔

"جائیداد کے تنازعہ پر سگے بھائی کو قتل کر دیا"

اس طرح کی ایک اور خبر تھی۔

"راتوں رات امیر بننے کی خاطر بنک مینیجر کو قتل کر دیا"

ان خبروں نے میرے ذہن کو کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ عام طور پر ایسے واقعات ہمارے معاشرہ کا روز مرہ کا معمول بنتے جا رہے ہیں ہر روز اخبارات ایسی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ مقولہ مشہور ہے کہ تین چیزیں انسان کو خونی رشتوں کی تمیز بھلا دیتی ہیں۔ زن، زر اور زمین، ضروری نہیں کہ سب لوگ اس سے متفق ہوں۔ اختلافِ رائے ایک الگ بات ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مادہ پرستی کے اس دور میں معاشرہ کی اکثریت حصولِ زر کی اندھی خواہش میں خونی رشتوں کا تقدس مجروح کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ دو یا چار نہیں بے شمار واقعات اس کا ثبوت ہیں۔ کہیں زمین کے معمولی ٹکڑے کی خاطر بھائی، بھائی کے خون کا پیاسا ہے۔ کہیں دولت کی جھنکار میں ضمیر کی آواز دب کر رہ جاتی ہے۔

یہ وہ صورتِ حال ہے جس نے ہمارے معاشرہ کو اس پست مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہر طرف نفسا نفسی کا دور ہے۔ ہر شخص دولت کی حرص میں ہوش و حواس سے بیگانہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں ہے۔ اور اس کے لئے ہر ناجائز ہتھکنڈا استعمال کر رہا ہے۔ نتیجۃً معاشرے سے امن و سکون اُٹھ چکا ہے۔ ہر طرف بے چینی اور اضطراب ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کی جائے۔ افراتفری کے اس سماں میں انسان کی سوچیں بھی انتشار اور پریشانی کا شکار ہیں۔ راتوں کی نیند دن کا چین حرام ہو چکا ہے۔ الغرض حصولِ زر کے لالچ نے انسان سے اس کا ذہنی سکون چھین لیا ہے۔ سکونِ قلب کہیں بھی تو نہیں ان لوگوں کے درمیان جو دولت کے نشے میں اس قدر مست ہو چکے ہیں کہ اپنی اندھا دھند خواہشات کی تکمیل کی خاطر اپنے ہی بھائیوں کی حق تلفی کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اس پر کوئی احساس ندامت نہیں۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف تو پر تعیش لوازمات کے ساتھ زندگی رواں دواں ہے۔ دوسری طرف وہ مخلوق خدا بھی اپنی زندگی کے دن کاٹ رہی ہے جسے دو وقت کا کھانا حاصل کرنے کیلئے نہ جانے کتنی مشقتوں سے گزرنا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرغبانی کے ضمن میں ضروری ہدایات

چوزے نکلوانا

گھریلو سطح پر بھی مرغبانی کی صنعت نفع آور ہوتی ہے ۔ فروری کا مہینہ مرغیوں کی نسل کشی کے لئے نہائت موزوں ہوتا ہے اور خاص طور پر ۱۵ فروری سے چوزے نکلوانے کے لئے موسم نہائت سازگار ہوتا ہے ۔ قدرتی طریق پر چوزے نکلوانے کیلئے درج ذیل بنیادی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے (یہ معلومات لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کے جاری کردہ لٹریچر سے حاصل کی گئیں ہیں)

۱:۔ قدرتی طریق پر چوزے نکلوانے کیلئے تندرست توانا دیسی نسل کی کڑک مرغی منتخب کی جائے پھر اُسے رانی کھیت کا ٹیکہ کروا کر ایک ہفتہ تک اس کے نیچے انڈے نہ رکھیں ۔

۲:۔ چوزے نکلوانے کے لئے قدرے تاریک جگہ کا انتخاب کیا جائے اور مرغی کو انڈوں پر بٹھانے کے لئے سب سے پہلے لکڑی کا ایک بکس ½۱ فٹ چوڑا ½۱ فٹ لمبا اور ۸ سے ۱۰ انچ اونچا تیار کریں۔ اس میں تقریباً ۲۔ انچ بھوسہ یا گھاس کی تہہ جمائیں ۔

۳:۔ ایک مرغی کے لئے دس سے پندرہ تک انڈے کافی ہیں۔ سینے کے لئے انڈے رکھنے سے پہلے دو تین انڈوں پر مرغی کو بٹھا کر دیکھ لیا جائے کہ مرغی پورے طور پر کڑک ہے یا نہیں ۔

۴:۔ انڈوں پر مرغی کو بٹھانے سے ایک ہفتہ پہلے اس کے پروں میں گمیکسین پوڈر دس گنا راکھ میں ملا کر چچڑیوں اور جوؤں کو تلف کرنے کیلئے چھڑکا جائے ۔

۵:۔ صرف ایک سال کی عمر تک کی مرغیوں کے انڈے چوزے نکلوانے کے لئے استعمال کئے جائیں ۔

۶:۔ چوزے نکلوانے سے پہلے بارآور انڈوں کو پرکھنے کیلئے کینڈلنگ لیمپ پر رکھ کر اس کی اندرونی ساخت کا غور سے معائنہ کریں ۔ بہت بڑا یا چھوٹا ، باریک اور ناہموار انڈے کا چھلکا، بڑے ہوا کے خانے یا خون کی دھاریوں والا انڈہ چوزے نکلوانے کیلئے ہرگز استعمال نہ کریں ۔ ہوائی انڈے (جو مرغ کے ملاپ کے بغیر حاصل کئے گئے ہوں) سے کبھی چوزے نہیں نکل سکتے ۔ اچھی نسل کی زیادہ انڈے دینے والی مرغی کے انڈوں سے چوزے نکلوانے چاہیئں ۔

۷:۔ چوزے نکلوانے کیلئے موزوں انڈے کا وزن ایک چھٹانک ہونا چاہیئے ۔ ہموار اور چمک دار چھلکوں والے انڈے بہت بہتر رہتے ہیں

۸:۔ مرغی کو شام کے وقت انڈوں پر بٹھایا جائے تاکہ رات کے وقت آرام سے بیٹھ کر انڈوں سے مانوس ہو جائے ۔

۹:۔ ہر روز پندرہ منٹ کے لئے رفع حاجت اور دانہ پانی کے لئے مرغی کو اٹھایا جائے

۱۰:۔ تمام انڈے مرغی کے پروں کے نیچے رہیں اگر زیادہ مقدار میں چوزے درکار ہوں تو بیک وقت کئی مرغیاں انڈوں پر بٹھائی جا سکتی ہیں

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ: سکونِ قلب

پڑتا ہے ۔ یہ معاشرہ آخر کس منزل کی طرف جا رہا ہے ؟ ۔ کیا ہم میں انسانیت کا درد ختم ہو چکا ہے ؟ کیا ہمیں غربت کے مارے ہوئے مفلس اور قلاش تباہ حال مظلوموں کے دکھ درد کی کوئی پرواہ نہیں ؟ جو وہ مصائب کی چکی میں پستے ہوئے نہایت کسمپرسی کی حالت میں دم توڑ دیتے ہیں لیکن دوسرا طبقہ اپنی دنیا بہتر بنانے میں مگن ہے ۔ کیا ہمارے ضمیر جھنجوڑ جھنجوڑ کر وہ حدیث نبوی یاد نہیں دلاتے کہ ۔

" مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جیسے ایک جسم ۔ جب جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے "۔

کیا ہمارا خون سفید ہو چکا ہے ؟ کیا ہمارے سینوں میں معاشرے کے بدحال افراد کا درد پیدا نہیں ہوتا جن کے گھروں میں دو دو دن چولہا نہیں جلتا ۔ کیا ہم نے کبھی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے کہ اس رحمۃ للعالمین کا نادار افراد سے کیا سلوک تھا ؟ وہ جو غریبوں کے والی اور یتیموں کے مولیٰ تھے ۔ ایک واقعہ سے اندازہ فرمایئے حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل و عیال کو زندگی بھر دو وقت کا کھانا پیٹ بھر کر نصیب نہیں ہوا ۔ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے گھر دو دو ماہ چولہا نہیں جلتا تھا ۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا وہ فوری طور پر تقسیم فرما دیتے ۔ چنانچہ ایک روز خلافِ معمول عصر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے گھر گئے اور ایک چاندی کا ٹکڑا جو گھر میں رکھا ہوا تھا تقسیم کر کے واپس آئے تو صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا کہ گھر میں چاندی کے ٹکڑے کی موجودگی میرے لئے سخت بے چینی اور تشویش کا باعث تھی ۔ اس کو گھر سے نکالنے کے بعد اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے ۔

اللہ اللہ ! یہ تھا حضور کا اُسوۂ حسنہ ضرورتمندوں کا اتنا خیال ہے کہ گھر میں پڑا ہوا چاندی کا ٹکڑا باعث اضطراب ہے اور جب تک وہ ٹکڑا کسی کو دے نہ دیا اس وقت تک دل کو چین نہیں آیا ۔ ہمارا حال اس کے برعکس ہے ۔ بجائے اس کے کہ ہم کسی غریب کی مدد کریں ۔ کسی دوسرے کے پاس بہت سا مال دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک اطمینان نہیں ملتا جب تک اسے حاصل نہ کر لیں ۔ بہرحال یہ معاشرتی ناسور آہستہ آہستہ ہمارے رگ و پے میں سرایت کر رہا ہے ۔ رشوت ، بددیانتی ، لوٹ مار ، زمینی تنازعات ، وغیرہ یہ سب دولت کی حرص کا نتیجہ ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج معاشرہ میں ہر طرف بے سکونی بڑھ رہی ہے ۔ ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرنے والا طبقہ زندگی کی ہر سہولت سے فیضیاب ہونے کے باوجود ذہنی سکون سے محروم ہے ۔ انہیں وہ راحت اور آرام میسر نہیں جو رزقِ حلال کمانے والے غریب کو اپنی جھونپڑی میں نصیب ہے ۔ کیونکہ وہ قناعت پسند ہے ۔ نہ اس کی جائیداد ہے نہ کوئی بنک بیلنس ۔ وہ پرسکون زندگی گزارتا ہے ۔ حقیقی دولت کا مالک وہ ہے جسے سکونِ قلب نصیب ہے ۔ وہ دولت جو انسان کا چین و سکون اس سے چھین لے بے فائدہ ہے ۔ وہ دولت جو خونی رشتے انسان سے چھین لے اس کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔ سکون قلب کیسے حاصل ہو سکتا ہے ؟ یہ اتنا دشوار اور مشکل امر نہیں ہے ۔ سکونِ قلب اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب دل ذکر الٰہی سے معمور ہو ۔ قرآن پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ " اللہ کا ذکر ہی ہے جس سے تم اطمینانِ قلب حاصل کر سکتے ہو " سکونِ قلب اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب عالمِ بے بسی میں غربت زدہ افراد کے دکھوں کا مداوا کیا جائے ۔ سکونِ قلب اُس وقت نصیب ہوتا ہے جب دولت اور جائیداد کو ٹھوکر مار کر بھائی بھائی کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے ۔ حقیقی راحت تو اس وقت ملتی ہے جب انسان رزقِ حلال کھاتا ہے اور اس پر قناعت کرتا ہے ۔ دل میں خوفِ خدا ہو ۔ آنکھیں محبتِ الٰہی کے آنسو بہا رہی ہوں اور جسم آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہو تو اس وقت سکون قلب نصیب ہوتا ہے ۔ آیئے سکونِ قلب حاصل کریں !!

بقیہ: شذرات

ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جو دانشوروں اور پالیسی مرتب کرنے والوں کیلئے آپس میں مکالمہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے ۔ یہ سوسائٹی کانفرنسیں منعقد کرتی ہے اور سیمینار بھی اور اسکے موضوع عام طور پر معاشی اور تعلیمی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ، یہ سوسائٹی دانشوروں کو اپنے سیمینار کے موقعوں پر بعض میدانوں میں اہم کام کرنے کی بنا پر ایوارڈ بھی پیش کرتی ہے ۔

بقیہ: لجنہ کالم

اصرار کیا کہ تم مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو ۔ جب اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے تو وہ بھاگتی ہوئی آپ کے پاس پہنچی اور آپ کا دامن پکڑ لیا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے بہت افسوس ہے کہ تیرا باپ اور تیرا بھائی اور تیرا خاوند لڑائی میں مارے ~~گئے ۔ اس عورت~~ نے جواب دیا جب آپ زندہ ہیں تو مجھے کسی اور کی موت کی پرواہ نہیں ۔ یہ وہ عشق تھا جو ان عورتوں کو پروانہ وار قربانیوں کے میدان میں کھینچے لئے آتا تھا جو عہد انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو سچ کر دکھایا ۔

(حضرت فضل عمر بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی ۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا :۔

" آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں ۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے "

(الفضل ۲۸ ، مارچ ۱۹۴۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

سعود آصف احمد ولد ناصر احمد صاحب شاد
دفتر انصار اللہ کوارٹر نمبر ۵

منیر الحق رضا ابن سیّد ضیاء الحق صاحب
نواسہ شیخ شمس الحق صاحب
مکان نمبر ۵۰، ناصر آباد ربوہ

طوبیٰ سندس بنت محمد طارق صفدر
دار الصدر جنوبی ربوہ

راضیعہ مبشر بنت مبشر احمد صاحب تسلیم
۱۳/۵۵ دار العلوم شرقی ربوہ

سعید احمد مبشر ابن نصیر احمد خالد صاحب
دار الصدر جنوبی ربوہ

محمد رضوان طاہر ابن محمد اسحاق طاہر
منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

شہر یار خان ابن اعجاز احمد خان صاحب
احمد نگر نزد ربوہ

طاہر احمد ناصر ابن لئیق احمد صاحب ناصر
۳ دار الرحمت غربی ربوہ

اخبار احمدیہ

سانحہ ارتحال

مکرم احمد تسنیم صاحب ملک ابن مکرم ملک فضل حسین صاحب لاہور میں مؤرخہ ۱۹ جنوری ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئے۔ ان کی وفات بوجہ عارضہ دل ہوئی ہے۔ اس روز بمعہ اہل خانہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور تشریف لے گئے۔ اور عین دوران نماز دل کا دورہ ہوا، بعد میں ہسپتال پہنچ کر خالق حقیقی سے جاملے۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ ان کی عمر پچاس برس تھی۔ نماز جنازہ مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی نے جنازہ گاہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھائی اور وہیں پر امانتاً تدفین عمل میں آئی۔

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال ناصر آباد۔ ربوہ مؤرخہ ۱۹ جنوری بروز جمعہ رات ساڑھے دس بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۵۷ سال تھی۔

آپ کے پسماندگان میں ضعیف العمر والدین کے علاوہ سات بیٹے بیٹیاں شامل ہیں۔

۲۰ جنوری کو بعد نماز مغرب بیت المہدی میں جنازہ پڑھا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مکرم جمیل احمد صاحب قمر کی والدہ ماجدہ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سیّد محمد صاحب مؤرخہ ۱۵ جنوری کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ ان کی عمر ساٹھ سال تھی۔ موصوفہ مولوی محمد حسین صاحب خادم معلّم وقف جدید کی ہمشیرہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم محمد رشید خان صاحب ابن مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب (سابق پاپولیشن پلاننگ آفیسر) ۱۹ جنوری کو ریل کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔

مکرم رانا محمد صدیق خان صاحب کاٹھگڑھی آف چک ۲/T.D.A ضلع خوشاب مؤرخہ ۲۲ جنوری کی شب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ دو ہفتہ قبل سڑک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ نماز جنازہ ۲۳ جنوری کو نماز عصر کے بعد بیت المہدی کے سامنے ادا کی گئی۔ موصوف موصی تھے۔ فی الحال انہیں امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ پسماندگان میں بیوہ اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

محترمہ رشیدہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب آف سرگودھا مؤرخہ ۱۱ جنوری کو وفات پاگئیں۔

آپ محترم میاں احمد دین صاحب زرگر کی صاحبزادی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مکرم مولوی محمد حسین صاحب ساکن بھمہ بعمر تقریباً ۱۰۴ سال ڈاکخانہ باٹا پور تحصیل لاہور کینٹ ضلع لاہور مؤرخہ ۱۴ اور ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء کی درمیانی رات کو میو ہسپتال لاہور میں آپریشن کے بعد وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ مورخہ ۱۵ جنوری ۹۰ء کو مکرم مولوی بشیر الدین صاحب نے پڑھایا۔ اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مولوی محمد حسین صاحب نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم مشتاق احمد صاحب گورایہ (فیروز والا) کی بیٹی بیمار ہے۔

مکرم شیخ محمد علی صاحب سابق صدر جماعت فاروق آباد کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

ایک عدد چادر جس کا رنگ گہرا نیلا ہے، ۱۷ جنوری بروز بدھ کی شام ۶ بجے کے قریب چمن عباس سے البیت الاقصیٰ جاتے ہوئے گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے دفتر لجنہ مقامی میں پہنچادیں۔

چوہدری ناصر احمد ساجد
کارکن دفتر لجنہ مقامی، ربوہ

ایک فلم کے نیگٹو دار الصدر غربی سے گولبازار عقب سڑک دار الضیافت آتے ہوئے گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

محمود احمد باجوہ فون نمبر ۷۷۴
۴/۳، دار الصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں انگلش سپیکنگ سوسائٹی کا قیام

ربوہ کے چند نوجوانوں نے YOUNGSTER'S ENGLISH SPEAKING SOCIETY کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کی ہے جس کا مقصد احمدی نوجوانوں میں انگریزی کا ذوق بیدار کرنا ہے۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام انگریزی بول چال سکھانے کے لئے آڈیو وڈیو کیسٹس دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ایسے تمام نوجوان جو انگریزی بول چال کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سوسائٹی کے ممبر بن کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ممبر شپ فارم الفضل کے دفتر سے دستیاب ہیں۔ مزید معلومات بھی یہیں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(مرزا محمود احمد جنرل سیکرٹری)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم خلیل احمد صاحب آف خلیل دواخانہ، تحصیل بازار، وہاڑی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ مکرم والد صاحب کا پلاٹ نمبر ۱۱/۲۹ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ اُن کی دو بہنوں محترمہ نصرت محمودہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الباسط صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے۔ آپ کی اہلیہ پہلے ہی وفات پاچکی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ۳۰ یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کے عہدیدار

سال ۱۹۹۰ء کیلئے بار ایسوسی ایشن ربوہ کے حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

۱۔ رانا محمود خان صاحب — صدر
۲۔ چوہدری غلام سرور سیف صاحب — نائب صدر
۳۔ رائے ناصر سعید بھٹی صاحب — جنرل سیکرٹری
۴۔ میاں عبدالسمیع حسنی صاحب — خزانچی

محمد شریف خالد ایڈووکیٹ ربوہ
الیکشن کمشنر برائے انتخاب ہذا

نئی و پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کے لئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے
الرحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 626280 - 629443

خبریں

ملکی خبریں

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بھارتی دھمکیوں کی پرواہ کئے بغیر مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں اٹھایا جائے گا۔ کابینہ کا اجلاس ایک ہفتے تک ہوگا۔ جس میں صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔

○ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے بھارت کے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ پر واضح کر دیا ہے پاکستان کشمیر کے مسئلے پر خاموش نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے بھارت کے دورے سے واپسی پر ایک اہم شخصیت سے ملاقات کی۔

○ کراچی میں متحدہ اپوزیشن کے جلسہ میں شریک ہونیوالوں کے بارے میں بی بی سی نے پہلے ۵ لاکھ افراد کی خبر دی مگر بعد میں یہ تعداد ۳۰ لاکھ بیان کی گئی۔ وائس آف امریکہ نے یہ تعداد ۱۰ سے ۲۰ لاکھ بتائی ہے۔ مسٹر نواز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے جلسے کی حاضری ۶۰ لاکھ بیان کی ہے۔ پیپلز پارٹی کے قیوم نظامی نے یہ تعداد پانچ لاکھ سے کم بتائی ہے۔

○ اپوزیشن کے مطالبے پر قومی اسمبلی کا اجلاس ۵ فروری کو طلب کر لیا گیا ہے۔

○ پنجاب میں بددیانت ملازموں کی سکریننگ کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں فہرستوں کی تیاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ پنجاب کابینہ میں مزید تین وزیر شامل کئے جا رہے ہیں۔ اب پنجاب کے وزراء کی تعداد ۲۰ ہو جائے گی۔

○ ہائی کورٹ نے وفاقی حکومت کے محکمہ سنٹرل ایکسائز کے خلاف اتفاق فونڈری کی درخواست مع خرچہ منظور کر لی ہے۔ عدالت نے فونڈری کی تیار کردہ بلٹ پر اضافی ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کا نفاذ غیر قانونی اور بلا جواز قرار دیدیا۔

○ سانحہ چنیوٹ کی تحقیقات کے لئے وسیع پیمانے پر گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ مقامی ایم پی اے نے الزام لگایا ہے کہ بعض بے گناہ لوگوں کو بھی گرفتار کر کے ان پر بھی تشدد کیا جا رہا ہے۔

○ پاکستان نے چار روزہ کرکٹ میچ میں وکٹوریہ کے خلاف ۶ وکٹوں پر ۱۷۷ رنز بنائے اس سے قبل وکٹوریہ کی ٹیم ۳۱۳ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

غیر ملکی خبریں

○ وادی کھلانہ، کشمیر کے ہزاروں افراد نے کنٹرول لائن کے ساتھ ساتھ بھارتی مورچوں کے سامنے مظاہرہ کیا اور بھارتی سامراج مردہ باد کشمیری حریت پسند زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ بھارتی فوجوں نے سرخ پرچم لہرا کر مظاہرین کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش بھی کی۔

○ بھارتی فوج نے مختلف شہروں میں گھر گھر تلاشی لے کر متعدد افراد کو گرفتار کیا۔ کرفیو کے دوران بھی جھڑپیں جاری رہیں۔ غیر ملکی صحافیوں کو زبردستی سری نگر سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کی کارکردگی کو معطل کر دیا گیا ہے تاکہ وہ شہر کی خبریں باہر نہ بھیج سکیں۔ صحافیوں نے شہر چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اس پر انہیں ایک ہوٹل میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

○ اسرائیلی مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودیوں نے ایک مسجد کو نذرِ آتش کر دیا ہے۔ اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ انہوں نے اس واقعے کی چھان بین شروع کر دی ہے اور کہا ہے کہ وہ مسجد کی تعمیر نو کا خرچ برداشت کریں گے۔ ایک قریبی یہودی بستی والوں نے گذشتہ دنوں مسلمانوں کے علاقے پر حملہ کر کے ایک سکول کی عمارت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔

○ رومانیہ میں سابق صدر چاؤ شسکو کے چار قریبی ساتھیوں پر کھلی عدالت میں مقدمے کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔

○ جمہوریہ آذربائی جان میں مسلمان قوم پرستوں اور فوج کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے تاہم ایرانی سرحد کے ساتھ لگنے والے علاقہ میں جنگ بندی پر عمل ہو رہا ہے۔ روسی فوج اور ٹینک بھاری تعداد میں علاقے میں موجود ہیں۔ باکو میں عام ہڑتال جاری ہے اور ٹرانسپورٹ کا نظام معطل ہے۔

○ پولینڈ کی کمیونسٹ پارٹی عنقریب ایک غیر معمولی کانگرس منعقد کر رہی ہے جس میں پارٹی کو باضابطہ طور پر توڑنے کا اعلان کیا جائے گا۔